دین کے چھ بنیادی اصول

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ المتوفی سن 1206ھ
ترجمہ وعناوین: طارق علی بروہی
مصدر:متن الأصول الستة من الدليل الرشيد الى متون العقيدة والتوحيد.
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ سب پر غالب بادشاہ کی قدرت پر دلالت کرنے والی نہایت عجیب ترین اور بڑی نشانیوں میں سے یہ چھ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالی نے عام عوام کے لئے گمان کرنے والوں کے گمان سے بڑھ کر بالکل واضح طور پر بیان فرمایا، مگر اس کے باوجود ان (اصولوں) میں بہت سے دنیا کے ذہین ترین اور بنی آدم میں سے عقل مند ترین لوگ سوائے معدودے چند کے غلطی کر گئے۔

پہلا اصول

اللہ تعالی کے لئے اخلاص

اللہ تعالی اکیلے کے لئے دین کو بلاشرکت غیرے خالص کرنا اور اس کی ضد کا بیان جو کہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا ہے، اور قرآن کریم کا اکثر حصہ اس اصول کو ایسے مختلف انداز میں بیان کرنے پر مشتمل ہونا جسے نابلد عوام تک بآسانی سمجھ جائیں۔ پھر امت کی حالت (اس تعلق سے) یہ ہوگئی کہ شیطان نے ان کے لئے (عبادت میں) اخلاص کو صالحین کے حق میں تنقیص و تقصیر (گستاخی) باور کرادیا، اور شرک کو صالحین سے محبت اور ان کی پیروی باور کرادیا۔

دوسرا اصول

دین میں اجتماع بر قرار رکھنا اور تفرقہ بازی سے بچنا

اللہ تعالی نے دین میں اجتماع کا حکم دیا اور تفرقے سے منع فرمایا۔ پس اللہ تعالی نے اس کا اتنا کافی شافی بیان فرمایا کہ جسے عام عوام تک بآسانی سمجھ جائیں، اور ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم ان لوگوں جیسے نہ بن جائیں جو ہم سے پہلے تفرقہ اور اختلاف کا شکار ہو کر ہلاکت میں پڑگئے، اور یہ بیان فرمایا کہ اس (اللہ تعالی) نے مسلمانوں کو دین میں اجتماع کا حکم دیا اور اس (دین) میں تفرقہ بازی سے منع فرمایا۔ اس کی مزید وضاحت سنت میں بھی حیران کن طریقے سے وارد ہونے کے باوجود حالت یہ ہوگئی ہے کہ دین کے اصول وفروع میں تفرقہ کرنا ہی علم اور دین میں فقاہت کہلایا جانے لگا، اور دین میں اجتماع کے بارے میں تو (لوگوں کے نزدیک) سوائے زندیق (بے دین) اور پاگل کے کوئی بات نہیں کرتا!۔

تیسرا اصول

حکام کی اطاعت وفرمانبرداری

مسلمانوں کے اجتماع کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم سنیں اور اطاعت کریں ان کی جو ہمارے حاکم ہیں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ پس اللہ تعالی نے اس کا بھی مختلف جہتوں سے اور مختلف شرعی اور قدری انواعِ بیان کے ذریعہ بالکل کھلم کھلا اور کافی شافی بیان فرمایا ہے، پھر یہ اصول بہت سے ان لوگوں کے یہاں بھی ناپید ہو گیا جو علم کے دعویدار ہیں تو اس پر عمل تو دور کی بات رہی!۔

چوتھا اصول

حقیقی علماء وفقہاء کرام کا بیان

علم وعلماء اور فقہ وفقہاء کا بیان، اور ان لوگوں کا بیان جو ان جیسا روپ دھار لیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ان میں سے نہیں، اللہ تعالی نے اس اصول کو سورۂ بقرہ کے شروع میں اس آیت ﴿ يَٰبَنِىٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتِىَ ٱلَّتِىٓ أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ... ﴾ (البقرة: من الآية40) (اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی۔۔۔) سے لیکر ابراہیم علیہ السلام کے ذکر سے پہلے کی اس آیت ﴿يَٰبَنِىٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ... ﴾ (البقرة: من الآية122) تک جو پہلی آیت ہی کی طرح ہے (اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی۔۔۔) میں بیان فرمایا۔ اس کی مزید وضاحت وہ کلامِ کثیر کرتا ہے جو سنت میں صراحتاً ذکر ہوا جو ایک عام انسان اور نابلد کے لئے بھی بالکل کھلم کھلا اور واضح ہے۔ پھر یہ بھی ایک

اجنبی ترین چیز بن گیا، اور علم وفقہ ہی بدعت و گمراہی بن گیا، اور ان کے نزدیک بہترین شخص وہ ٹھہرا جو حق میں باطل کی آمیزش کرتا ہے، اور وہ علم جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا اور اس کی تعریف فرمائی، اس کے ساتھ کلام نہیں کرتا مگر زندیق یا پاگل!، اور جو اس (حقیقی علم) کا انکار کرے، اس سے دشمنی برتے، اور اس سے سختی کے ساتھ روکے اور منع کرے وہ (ان کے نزدیک) فقیہ اور عالم ہے!!۔

پانچواں اصول

حقیقی اولیاء اللہ کا بیان

(اللہ تعالی کا اپنے اولیاء کے بارے میں بیان کرنا، اور اللہ تعالی کا ان (اولیاء) اور جو منافقین وفاسق وفاجر اللہ تعالی کے دشمن ان جیسا محض روپ دھار لیتے ہیں کہ درمیان تفریق کرنا۔ اس بارے میں سورۂ آل عمران کی ایک آیت ہی کافی ہے، اور وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ...﴾(آل عمران: 31) (کہہ دو کہ اگر تم واقعی اللہ تعالی سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تعالی خود تم سے محبت فرمائے گا۔۔۔)، اور ایک آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے اور وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِهٖ...﴾(المائدة: من الآية54) (اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالی بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ تعالی کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ تعالی سے محبت رکھتی ہو گی۔۔۔) اور سورۂ یونس کی آیت میں اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ. الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ﴾(یونس: 62-63) (یاد رکھو کہ بے شک اولیاء اللہ (اللہ تعالی کے دوستوں) پر نہ کوئی خوف واندیشہ ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں)۔

پھر اکثر ان لوگوں کے یہاں جو علم کے دعویدار ہیں، لوگوں کے رہبر ورہنما ہیں، اور شریعت کے محافظ سمجھے جاتے ہیں یہ معاملہ بھی ایسا ہو گیا کہ اولیاء اللہ ہونے کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع وپیروی سے روگردانی کرتے ہوں، اور جو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں وہ ان (اولیاء) میں سے نہیں ہوسکتے! اور یہ بھی لازم ہے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کردیں جو جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہیں وہ ان (اولیاء) میں سے نہیں! اور انہیں ایمان وتقویٰ کو بھی چھوڑنا لازم ہے! جو ایمان وتقویٰ کے پابند ہیں وہ ان (اولیاء) میں سے نہیں! اے ہمارے رب ہم تجھ ہی سے عفو ودرگزر اور عافیت کے خواستگوار ہیں، بے شک تو دعائوں کا سننے والا ہے۔

چھٹا اصول

قرآن وسنت کی پیروی کا بیان

اس شبہے کا رد جو شیطان نے قرآن وسنت کو چھوڑنے اور مختلف ومتفرق آراء واہواء کی اتباع کرنے کے تعلق سے پیدا کیا، اور وہ یہ ہے کہ قرآن وسنت کو سوائے مجتہدِ مطلق کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا، اور مجتہد کے فلاں فلاں اوصاف ہونے چاہیے جو شاید مکمل طور پر ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما تک میں بھی نہ پائے جاسکیں! پس اگر کوئی انسان ایسا (مجتہد) نہ ہو تو اس پر ان (کتاب وسنت) سے اعراض کرنا حتمی طور پر ایسا فرض ہے جس میں کوئی شک یا اشکال نہیں، اور جو کوئی ان (کتاب وسنت) میں سے ہدایت کا طالب ہو وہ یا تو زندیق ہے یا پھر پاگل کیونکہ ان کا فہم بہت کٹھن اور مشکل ہے!! پس اللہ تعالی پاک ہے اپنی تعریف وحمد کے ساتھ کہ اس نے شرعاًوقدراً، خلقاًوامراً کس قدر مختلف انداز میں اس ملعون شبہے کا رد فرمایا ہے یہاں تک یہ ضروریات عامہ کی حد کو پہنچ گیا، فرمان الہی ہے: ﴿وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الأعراف: من الآية 187) (مگر اکثر لوگ نہیں جانتے)، اور فرمایا:

﴿لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ. إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ، وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ. وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ. إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ﴾

(یس:7-11)

(بے شک ان کے اکثر پر بات ثابت ہوچکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے، بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں کئی طوق ڈال دیے ہیں، پس وہ ٹھوڑیوں تک ہیں، سو ان کے سر اوپر کو اٹھے رہ گئے ہیں، اور ہم نے ان کے آگے سے ایک دیوار کردی اور ان کے پیچھے سے ایک دیوار، پھر ہم نے انہیں ایسا ڈھانپ دیا ہے کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا، اور ان پر برابر ہے، خواہ تم انہیں ڈراؤ یا انہیں نہ ڈراؤ، وہ ایمان نہیں لائیں گے، تم تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بن دیکھے ڈرے۔ سو اسے بڑی بخشش اور باعزت اجر کی خوش خبری دے دو)۔

ختم شد۔ والحمدللہ رب العالمین، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا إلی یوم الدین.

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضیٰ کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔